

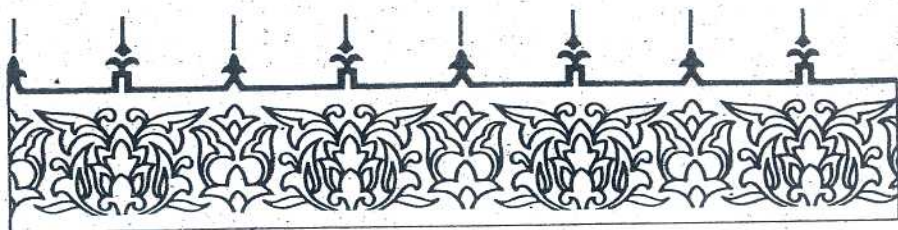
صیغہ قادری

عرفانِ ہدایت

از افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکنتہ ضیائہ ○ بوٹہ بازار راولپنڈی / فونٹ 552781



عرفانِ ہدایت

از افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



مکتبہ ضیائیہ ○ بوہڑ بازار - راولپنڈی فون 552781

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱) میلاد شریف

محفل میلاد اُس کا نام ہے کہ مسلمانوں کو حضور پُر نور محبوب
رب العالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بیان ولادت و فضائل بلیغہ و رفیعہ انہیں سنائے جائیں
اور اس کا جواز قرآن پاک سے ثابت ہے قَالَ اللہُ تَعَالٰی جَلَّتْ
الْاَوْدَةُ لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّوْا حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ ترجمہ یہ ضرور بے شک شریف
لائے تمہارے پاس نہایت عزت و عظمت والے رسول جن پر وہ
بات بہت گراں ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالے اور جو بہت زیادہ
تمہاری بھلائی چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں پر بڑی مہربانی فرمانے
والے اور رحیم ہیں و قَالَ اللہُ تَعَالٰی قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنْ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
ترجمہ تحقیقی جلوہ فرما ہوا تم میں اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب

وقال الله تعالى لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم
 الاية۔ بے شک ضرور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ اُن
 میں ایک عظمت والا رسول انھیں میں سے مبعوث فرمایا۔ ان آیات
 کریمہ نے صاف فرمادیا کہ حضور کی تشریف آوری وہ نعمت ہے
 جس کا مولیٰ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں پر احسان جتنا ہے اور اُس کی
 نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اُس کو مرغوب و محبوب ہے خود فرماتا ہے
 عظمت نعماء و اما بنعمت ربك فحدث یعنی اپنے رب کی نعمت
 کا خوب چرچا کر دپس یہ امر قرآن پاک ہی سے ثابت ہے کہ حضور پر نور
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت پاک کا ذکر کرنا عین مطلوب
 الہی ہے۔ رہا چند آدمیوں کا آواز ملا کر نعمت پڑھنا یہ بھی حدیث
 سے ثابت۔ غزوہ احزاب میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 نے آواز ملا کر آقا و مولے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت
 اقدس پڑھی ہے اور حضور نے اُن کی جاں نثاری ملاحظہ فرما کر
 دعائیں دی ہیں۔ عمدہ فرشتہ بچھانا۔ روشنی کرنا۔ گلدستوں اور
 مختلف قسم کی آرائشوں سے ان محافل کو آراستہ کرنا امور فرحت
 و سرور و زینت ہیں اور انہیں کے تحت میں خوشبو لگانا۔ گلاب
 پاشی کرنا داخل۔ اور یہ سب جائز مستحسن ہیں اُن کی اباحت قرآن
 عظیم سے ثابت فرماتا ہے قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده

یعنی تم فرما دو کہ کس نے حرام کی اللہ کی وہ عزت جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی۔ نیز فرماتا ہے قل بفضل اللہ ورحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون ۵ یعنی تم فرما دو کہ فضل الہی اور اُس کی رحمت ہی پر چاہیے کہ خوشیاں منائیں وہ اُن کی دھن و دولت سے بہتر ہے تو جب ولادت شریف بہت بڑی نعمت الہیہ تھری جیسا کہ بیان ہوا تو خوشیاں منانا بلاشبہ حکم قرآن جائز و مستحب ہوا۔ شیرینی کا تقسیم کرنا مسلمانوں کے ساتھ تبرہ احسان ہے عزوجل فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور فرماتا ہے والطیبت من الرزق اللہ نے جو پاک چیزیں بندوں کے کھانے کے لیے پیدا فرمائیں اُن کا حرام کرنے والا کوں۔ مسلمانوں کو ذکر خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سننے کے واسطے بلانا بھی حکم کلام اللہ جائز ہوئی عزوجل فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعلی الصالحا وقال انی من المسلمین اُس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور اچھا عمل کرے اور کہے رہے شک میں مسلمان ہوں۔ منبر بچانا قیام کرنا امور تعظیم سے ہیں اور یہ آیہ تعز و نواہ و توقیر یعنی ہمارے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اس سے ثابت نیز نعت اقدس کے لیے منبر بچانا ماحوذ حضور پر نور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثابت اور حضور کی سنت حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یضع لِحسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ من برانی

المسجد یقوم علیہ قائمًا یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

او یتافع ویقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ

یوید حسان بروح القدس ما تافع او فاخر عن رسول اللہ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے مسجد میں منبر بچاتے وہ

اُس پر قیام کر کے حضور کے فضائل بیان کرتے یا دشمنوں کا رد کرتے

اور حضور فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید

فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پڑھتے یا

حضور کی طرف سے دفع اعدا کرتے رہتے ہیں۔

(رواہ البخاری)

عزیمکہ امور مذکورہ بالا اخیر و برکت کا ذریعہ ہیں اور ان کو منع کرنے

والا دشمن خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے

محفل میلاد و حقیقت ایک عمدہ طریقہ ذکر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا ہے تو اس کے واسطے ریح الاول شریف کچھ مخصوص نہیں بلکہ جب

چاہیں خوب محافل میلاد کریں بلا تخصیص زمان اس ذکر شریف

کو سن کر ایمان و دل کی جلا کرنا چاہیے من احب شئاً الا ذکرہ جو جس

شے کو دوست رکھتا ہے اکثر اُس کے ذکر سے تر زبان رہتا ہے
 اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ مسلمانوں
 کے واسطے عید اکبر ہے اور کیوں نہ ہو کہ ہولاء لما خلقت الدنيا سے
 روز روشن کی طرح روشن ہے کہ اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پیدا نہ ہوتے تو یہ دنیا ہی نہ ہوتی عید الفطر ہوتی نہ عید الاضحیٰ پس
 حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی بارہویں کے دن مسلمان
 جس قدر منائیں کم ہے بد نصیب وہ ہیں جو اس سے غافل ہیں اور
 بد نصیب وہ جو اس کے عدم جواز کے ثابت کرنے میں غلطیاں و پچاں
 ہیں جن کا قیام کا نام سنتے ہی جی بیٹھ جاتا ہے تیوری چوڑھ جاتی
 ہے اگر کہیں مجبوری پیش آتی ہے طوعاً و کرہاً قیام کرتے ہیں۔
 حالانکہ یہ امور از دیا و محبت و خیر و برکت کا ذریعہ ہیں بعض جگہ دیکھا
 گیا ہے کہ فاسق ملعون دارِ صحنہ بے نمازی میلاد خواں محافل
 پڑھتے ہیں پھر طرہ یہ کہ بعض غلط روایات ناجائز استعارے پڑھ
 جاتے ہیں جو حد کفر تک پہنچتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ متقی و پرہیزگار
 اصحاب با وضو یہ ذکر شریف پڑھیں۔ علمائے کرام و صوفیائے عظام
 کے نفیثہ اشعار پڑھے جائیں۔ علمائے کرام کے وعظ کرائے جائیں
 تاکہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ و صفات
 پسندیدہ کو صحیح روایات سے بیان کریں حاضرین اور مولو انہی سے

محکم دلائل و قیاسات سے مستدل و متین تحریر ہے
 علامہ سید محمد رفیع الدین صاحب دہلی - دارالافتاء دہلی - دارالحدیث دہلی

آگاہ کریں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی ترغیب دیں نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابندی اور ان کی اہمیت کی جانب توجہ دلائیں اور اس کی اشد ضرورت ہے۔ واعظین کے اس قسم کے بیانات جیسے کچھ مفید ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ محافل شریف میں حاضرین کا یہ وضو آنا نیز ذکر شریف کے وقت باتیں کرنا بیجا ہے سب کو با وضو حاضر ہونا چاہیئے اور جب تک ذکر اقدس ہو درود شریف کے تحفے سرکار عالی وقار کے دربار پر انوار میں پیش کرنا چاہیئے کہ درود شریف ایمان و دل کی جلا اور امراض روحانی کی دوا ہے ان پابندیوں کے ساتھ محافل شریف کی جائیں جو مسلمان ان مجالس میں حاضر ہوتے ہیں وہ مستحق فلاح دارین ہوتے ہیں اور رحمت الہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جہاں محبوبان خداوند کریم جل جلالہ کے ذکر ہوتے ہیں رحمت الہی وہاں برستی اور جماعت ملائکہ ان کو ڈھانپ لیتی ہے ۷

پیدہ ہوئی میں فخر سید اوردی کر ذکر مصطفیٰ نور خدا ہے جس کا لقب ہیں مہ تقا کر ذکر مصطفیٰ
آنے سے آنکھوں کی غفلت جہاں کی پھیل چلے بھنی نور خدا کے نور کی ہے چار سو ضیا کر ذکر مصطفیٰ
ایمان کی ہے جان محبت حضور کی پس ہے یہ لازمی تحفہ درو پاک کے تو پیش کر سدا کر ذکر مصطفیٰ
وصف رسول پاک نمک کہ ہویاں گرجے ہوجاں اپنے کلام پاک میں کرتا ہے رب ثنا کر ذکر مصطفیٰ

کیوں کھیل کود میں کھتا ہے بے خود ہے سوچا ضرور
 کب اتھ آیا جواز مانہ گر گیا کر ذکر مصطفیٰ
 بچکر یا خاص تو اللہ کے لیے محفل اگر کرے
 بے شرم دعا کے کچھ حجت خدا کر ذکر مصطفیٰ
 نام و نمود کو کبھی غفل دے اخی زیات ہے بڑی
 ایسے بچا ابڑی کی تجھے سزا کر ذکر مصطفیٰ
 قصے غلطانہ بچے کے فزیر پر کیاں ہے یہ وہاں
 مجلس میں کو بیان احاد مجتبیٰ کر ذکر مصطفیٰ
 انکے عقائد کے فضائل بیان کر کرتے ہیں خود
 جھوٹی روایتوں سے نہیں فائدہ دے کر ذکر مصطفیٰ
 اشعار و ملامتیں اڑتے ہوئے تنظیم سے بھرے
 نعت سول پاک سے محفل کو نہ جلا کر ذکر مصطفیٰ
 کیوں میں بچے کے چھ نہیں درود حجت ہو درود
 باتیں نہ کر کہتا ہے ذکر شریعی کر ذکر مصطفیٰ
 کیا آگیا کچھ نہیں کیے خود ہے یا میں چور ہے
 کیوں جاکتا ہے ذکر سے بیجا کر ذکر مصطفیٰ

عُرفان جس کو ذرنبی سگریز ہے کس لیے یہ بیہ

دور نشور ہو گا سزاوار کا کر ذکر مصطفیٰ

(۲) گیارہویں شریف

یہ فاتحہ ہر ماہ میں عموماً اور ربیع الآخر میں خصوصاً حضور پر نور سیدنا
 غوث اعظم سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوتی ہے اور یہ کافی

اہلسنت میں رائج و معمول بہا ہے اس کا انکار بھی دشمنانِ محبوب خدا کرتے
ہیں جن کی باتوں پر مسلمانوں کا کان دھنا دین و ایمان کو تباہ کرنا ہے۔
اس فاتحہ شریف کے سلسلے میں عوام الناس یہ اشعار پڑھتے ہیں سہ

سید و سلطان فقیر خواجہ مخدوم و غریب بادشاہ و شیخ درویش دلی مولائے
شیخ صالح فاطمہ ثانی اسامی والدین بوسعید پیر ایشاں مدحق مردانے

اس کا پڑھنا مناسب نہیں کہ الفاظ درویش و فقیر مسکینی دعا جزئی پر
دلالت کرتے ہیں جو حضور پر نور شاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
شان میں استعمال کرنا خلاف ادب ہے۔ اس موقع پر بھی اگر لوگوں
کو جمع کر کے حضور پر نور سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
و فضائل بیان کیے جائیں تو نہایت مناسب ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ
بڑی برکت والے وہ دل ہیں جو محبوبانِ خدا و رسول جل جلالہ و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے شاد و آباد رہتے ہیں۔ شیری
یا کھانا کچھ اگر تقسیم کرنا جیسا کہ مروج ہے اور اس کے ثواب کا ایصال
حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کو امر مستحسن
ہے۔ گیارہویں شریف میں بھی وہ آداب جو مجلس میلاد شریف کے
بیان میں مذکور ہوئے ملحوظ رہیں۔

(۳) محرم شریف

۱۰۔ محرم شریف کے روزہ کا ثواب بہت عظیم ہے۔ محرم شریف میں محافل منعقد کرنا ازویادِ محبت و خیر و برکت کا ذریعہ ہیں بشرطیکہ شہداء و کربلا و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب پڑھے جائیں اُن کے اسوہ حسنہ سے سبق حاصل کرنا مقصود ہو نہ کہ روافض کی طرح ماتم اور سینہ کو بی جو بیشک ناجائز ہے مسلمانوں کو اس سے احترام لازم ہے ہم کو اسلام نے ان امور سے منع فرمایا ہے۔ افسوس کہ سنیوں میں بھی روافض کے اتباع سے ایسی مجالس منعقد ہوتی ہیں جن میں مرثیے غلط روایات شامل ہے جوڑ فصدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ناجائز ہے اور ایسی تمام محافل میں شرکت کرنا گناہ ہے۔ سنی حضرات کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اس ماہ میں روٹی مٹھائی وغیرہ لٹائی جاتی ہے جس سے رزق کی بے حرمتی ہوتی ہے اکثر سڑکوں پر لنگر کی روٹیاں پیروں سے روندی جاتی ہیں کاش نذر و نیاز لنگر سبیل میں عمدہ طور پر کی جائیں ہر چیز بجائے لٹانے کے سہولت سے تقسیم کی جائے شربت وغیرہ احتیاط سے پلایا جائے

تعریہ بنانا اور اس پر ہمارے پھول چڑھانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور ناجائز و حرام ہیں۔

شرعی۔ اخلاقی و تمدنی اعتبار سے سب سے زیادہ فضول اور مضر وجہ رسم تعریہ سازی ہے جس کے باعث مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ کا غنہ و باتس کی شکل میں تبدیل ہو کر زیر زمین دفن ہو جاتا ہے۔ تعریہ مروجہ بنانا تنبیغ مال و سنت رد افضل ہے اور اس کو جائز جاننا اشد گناہ ہے ایسے کے پیچھے نماز مکروہ تخریجی واجب الادا ہوتی ہے۔ کاش مسلمان اصاعت مال سے بچتے۔

رب العزۃ جل جلالہ کے ارشاد کلاواشریوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو کہ وہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا پر کان دھرتے اسی طرح مسلمانوں کا بہت سا روپیہ وھول تاشے آرائش و زیبائش کی نذر ہو جاتا ہے اور بہت سا روپیہ مثریہ خوانوں کی جیبوں میں پہنچتا ہے کاش یہ روپیہ مفید کاموں میں صرف ہوتا مثلاً سادات کرام کی خدمت میں میں تحفے پیش کیے جاتے۔ نذر و نیاز عمدہ طریقے پر کرتے دینی مدارس کی امداد کرتے تاکہ مسلمان علم دین حاصل کر کے تیل الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حیدر اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ و اشاعت کر سکتے اور ایسا کرنے سے حضور پر نور

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک خوش ہوتی۔ بعض
 سینوں میں بھی روانہ کی طرح محترم شریف میں سوگ منایا جاتا ہے
 دس یوم چار پائیوں پر نہیں سوتے۔ ننگے سر ننگے پیر رہتے ہیں سیاہ
 ماتمی لباس یا سبز رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں یا کم سے کم سبز ٹوپی ہی
 اوڑھ لیتے ہیں گلے میں کلاوا ڈالتے ہیں۔ بچے سبز رنگ کے کپڑے
 پہنا کر فقیر بناٹے جاتے ہیں۔ عورتیں چوڑیاں توڑ ڈالتی ہیں۔ پان
 نہیں کھاتیں مٹی دسمرہ نہیں لگاتیں دس محرم الحرام کو جب
 تک کہ تعزیر والے تعزیرہ دفن کر کے کربلا سے واپس نہیں آتے
 کھانا نہیں کچتا۔ ان سب امور کو اسلام سے کچھ واسطہ نہیں ہوگا
 حرام ہے بغیر باطل اگر یہ جائز ہوتا تو حضور پر نور سرکارِ دو عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف کا سوگ سب سے بڑھ
 کر منایا جاتا۔ ۱۲۔ ربیع الاول شریف کہ وہی یوم وفات اور وہی
 یوم ولادت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے مگر علماء
 کرام نے ہم کو سوگ کئے بجائے حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی
 منانے کی ہدایت فرمائی اور مسلمانوں کے واسطے اس مبارک
 دن کو عید اکبر بنایا اور یہی تمام بلاد اسلامیہ میں رائج ہے۔

(۳) رجبی شریف

ماہ رجب کی تثنیہ میں شب کی فضیلت سے کون واقف نہیں
 یہ وہ مبارک رات ہے جس میں حضور پر نور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم خلوت خاص میں دنیٰ فتنہ کی فکان قاب قوسین او ادنیٰ
 میں باریاب ہوئے اور اسرارِ قاویٰ الی عبدہ ما وحی سے بہرہ مند
 اور اسی کے بیان کے لیے رجبی شریف ہو ا کرتی ہے۔ دشمنانِ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح میلاد شریف کے خلاف ہیں
 یوہیں اس ماہ کی محافل کو بھی بدعت وغیرہ کہا کرتے ہیں مگر بیان
 میلاد شریف میں یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ
 محبوبانِ الہی کا ذکر کرنا بابت خیر و برکت ہے۔ مانعین پر لازم
 کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں دلیل لائیں ہاتھ ابڑھانکے ان کنتہ
 صدیقین ورنہ حکم خدا و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ان امور کو بدعت و شرک کہنا اللہ تبارک و تعالیٰ و رسول اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر انفراسے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رجبی شریف کی مجالس
 میں بھی ان امور کی پابندی چاہیے جو میلاد شریف میں بیان کیے

گئے ہیں۔

(۵) شبِ برات

۱۵ شعبان المعظم کی شب کیا ہی برکتوں والی رات ہے جس میں رب العزت ہر نعمت بندوں کو آئندہ سال کے واسطے تقسیم فرماتا ہے اس شب میں تمام بندوں کے اعمال حضرت عترت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولیٰ عزوجل بطیفیل حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے مگر چند اُن میں وہ دو مسلمان جو باہم دنیوی وجہ سے بخش رکھتے ہوں فرماتا ہے ان کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں پس مناسب ہے کہ ہم شعبان کو قبل غروب آفتاب مسلمان آپس میں صلح کر لیں ایک دوسرے سے جرائم معاف کرالیں کہ باذنہ تعالیٰ ایسے تجربوں سے صحائف اعمال خالی ہو کر بارگاہِ عزت میں پیش ہوں۔ نیز توبہ استغفار چاہیے کہ حقوق موئے تعالیٰ کے یہ توبہ سادقہ کافی ہے التائب من الذنب کما لا ذنب لہ۔ مقامِ افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اس کا مطلق خیال نہیں بلکہ اس کے بجائے ہر سال

اُن کے گڑھے پسینہ کی کماٹی شکل گولہ بارود آگ میں نہایت سیدری
 کے ساتھ جھونک دی جاتی ہے۔ آتش بازی کا چھوڑنا شرعاً حرام
 ہے اور کھلم کھلا اضعاف مال ہے مگر اس کی کون پرواہ کرتا ہے۔
 محلہ دارٹولیاں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر آتش بازی چھوڑتی
 ہیں۔ ناڑی کا جواب ناڑی اور پٹاخے کا جواب پٹاخے سے دیا جاتا
 ہے۔ رات بھر یہی طوفان بے تمیزی برپا رہتا ہے اچھے خاصے لکھے
 پڑھے اس بلا میں گرفتار اور منع کیا جائے تو مونہ نوچنے کو تیار۔ اگرچہ
 سالانہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ خس پوش مکان اکثر جل کر خاکستر
 ہو جاتے ہیں بہت سے لڑکے ہاتھ۔ ناک۔ کان۔ پیر سے ہاتھ دھو
 بیٹھتے ہیں۔ آتش بازی سے جل کر مہینوں مصیبت جھیلنے میں بعض
 اوقات جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور بعض مری جاتے ہیں مگر پھر
 بھی وہی رنگ وہی ڈھنگ۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس سے بڑھ کر احمق کون
 جو آنکھ سے دیکھ کر بھی سبق حاصل نہ کرے ہماری فضول خرچیاں ہم
 کو پستی کے گڑھے میں لے جا رہی ہیں مگر ہم ہیں کہ کان پر جوں تک
 نہیں رنگتی ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين بیجا خرچ
 کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ کاش اس پر مسلمان غور
 کرتے اور اضعاف مال سے بچتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ہر
 سال لاکھوں روپیہ آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے جو فضول و بیکار

وحرام ہے کاشت اس سے مسلمانوں کے بچوں کو دینیات کی تعلیم دلائی جاتی
یا تبلیغ اسلام جیسے ضروری بلکہ اشد ضروری کام میں صرف ہوتا۔
بریت ایصال ثواب حلوے وغیرہ پر فاکہ و لاکہ تقسیم کرنا جائز و
امستحسن ہے۔ اور اس کے منکر وہی ہیں جو مرض قلب میں مبتلا ہیں۔
اللہ پناہ میں رکھے۔

(۶) رمضان المبارک

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو روزہ رکھنا فرض ہے اور اس
کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا تاکید ہے۔ مگر ہم
دیکھتے ہیں کہ بہتیرے مسلمانوں کو اس کی قطعی توجہ نہیں اور کمال
بے حیائی یہ ہے کہ سبز بازار کھاتے پیتے ہیں غضب الہی سے نہیں
ڈرتے بعض شہروں میں دیکھا گیا ہے کہ روزہ کے افطار کے وقت
حقہ اس طرح پیتے ہیں کہ ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں حقہ کا ایسا
دم گانا کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے اور رمضان المبارک میں
اور سخت حرام۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اس قسم کے حقہ کے شائقین
کو نماز تک کی پرواہ نہیں ہوتی۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسائل ضروریہ

سحری میں دیر اور افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے مگر نہ اتنی کہ شک ہو جائے صبح کو شب کا مطلقاً ساواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جتنزیوں میں صبح سے بہت پہلے اٹھائے سحری لکھ دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے اوقات روزہ و نماز میں عام جتنزیاں غلط چھپتی ہیں ان پر اعتماد ناجائز ہے ریل و تار کی گھڑیاں بھی غلط ہو جاتی ہیں اور توپ اکثر غلط چلتی ہے صحیح و چوپ گھڑی ہو تو بریلی میں بارہ بجے کے وقت جیسی گھڑی میں وہ وقت کر لیں جو جماعت مبارکہ رمضان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے شائع شدہ سالانہ نقشہ جات کے خانہ نصف النہار میں ہے۔ گلی ایسی کہ حلق کی جڑ تک موہمہ کے ہر میزے پر پانی بہہ جائے اور ناک میں جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے وضو میں تو سنت ٹوکہ ہے کہ ترک کی عادت سے گناہ ہی ہو گا مگر غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہو تو غسل ہی نہ ہو نماز ہی باطل ہو لہذا روزہ دار کو بھی ان سے چارہ نہیں مگر روزہ دار انہیں باحیاط بجالائے کہ مونہ کا ہر میزہ اور ناک کا پورا نرم بانسا دھل جائے اور پانی نہ حلق میں اترے نہ دماغ کو چڑھے ہاں غرغزہ اور ساری ناک تک پانی چڑھانا غیر روزہ میں

سنت ہے روزہ میں نہیں کھلی کرنے میں حلق میں قطرہ اتر جائے
یا کسی اور سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے تو دن بھر روزہ کی طرح
رہنا واجب ہے ہاں حیض و نفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھپ کر
کھائے لیکن روزے میں حیض و نفاس آجائے تو اس دن میں وہ بھی
نہ کھائے نہ پیئے۔ روزے کی حقیقت دل۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔
زبان سب کا روزہ ہے نہ کہ موند باندھا اور اعضاء گناہوں میں
مشغول۔ تراویح میں رکعت ہر شب سنت ٹوکدہ ہے اور ایک
بار ان میں ختم بھی شب بستم سے چاند ہونے تک مسجد جماعت
میں پورے عشرہ بھر کا اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی
نہ کرے تو سب پر الزام ہے رویت ہلال میں خطا یا تار یا افواہ بازار
یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آکر کہنا کہ وہاں چاند ہوا اصلاً معتبر
نہیں صدقہ فطر ہر مالک نصاب پر واجب ہے اپنے اور اپنے
نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۱۷۵ روپیہ اور اٹھنی بھر گنم
مسکین کو دے یہی احسن ہے اذان صبح منہائے سحر سے آٹھ منٹ
بعد ہو۔ ضحوة کبریٰ وہ وقت ہے کہ اس سے لے کر نصف النہار
حقیقی تک نماز نہیں رمضان یا روزہ نقل میں اس وقت سے پہلے
نیت کرے تو روزگار ہو گا ورنہ نہیں بشریعت میں رویت کا
اغتبار ہے جو واضح طور پر ہو یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔

ماہ مبارک ماہ مبارک ہے اس کی ہر گھڑی مبارک ہے اس میں خیرات و حسنات کا ستر گنا ثواب ملتا ہے۔

۱۔ عید الاضحیٰ و عید الفطر

۱۰۔ اہل بیت ۱۳ ذی الحجہ اور یکم شوال مولیٰ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی دعوت کے مقرر ہیں اور اسی باعث ان ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے مسلمانوں کو حد و شرعیہ کے اندر رہ کر خوشی منانا جائز ہے۔ خداوند کریم کی نعمتوں کا جو ہر وقت دہر آن ہم کو مل رہی ہیں شکر کرنا لازمی ہے کیسے بد بخت وہ ہیں جو نماز عیدین کہ شرمناک واجب ہے نہیں پڑھتے عید گاہ کو رسمی طور پر میلہ سمجھ کر ہوتے ہیں۔ آہ آہ ضعف اسلام۔ ہم جلدھر دیکھتے ہیں مذہبی امور سے عدم توجہی ہے اور لذات دنیا میں انہماک بڑھتا جاتا ہے اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ عید گاہ سے واپس ہو کر مکانوں پر رنڈیوں کے ناپچ و مخرے ہوتے ہیں۔ نقال بے ہودہ نقلیں کرتے ہیں اور یہ سب قطعی حرام اور سہر لحاظ سے مخرب اخلاق ہیں مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔ ۹۔ ذی الحجہ کا روزہ سنون اور بڑے اجر عظیم والا ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ عید گاہ میں صفوں کی درستی اور سیدھی کرنے کا خیال نہیں کیا جاتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنی اپنی صفیں درست کرو اللہ تم پر رحمت کرے صفوں کے بیچ میں نا سمجھ کیجے کھڑے کر دیتے ہیں جس سے صفیں قطع ہوتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوں کو قطع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ خطبہ نہیں سنتے یا تو باتیں کرتے رہتے ہیں یا خطبہ شروع ہوتے ہی گھڑا کو چل دیتے ہیں یا کسی چندہ وغیرہ کی وصولیابی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ خطبہ کا سننا واجب ہے یہ بھی سالانہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ ترکیب نماز نہ جانتے کے سبب صحیح طور سے نماز عیدین ادا نہیں کر سکتے امام صاحب نماز شروع ہونے سے قبل نیت و ترکیب نماز سے حاضرین کو آگاہ کر دیا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں عیدین کے مسائل ضروریہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

مسائل عید الاضحیٰ وعید الفطر

جس کے دنے قربانی ہو۔ اُسے ذی الحجہ کی چاند رات سے نماز عید تک خط نہ بنوانا۔ ناخن نہ تراشنا مستحب ہے نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک بعد جماعت مستحب ہر مرد مکلف پر باواز بلند تکبیر کرنا واجب ہے **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ**

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عید الاضحیٰ کے روز قبل نماز کچھ نہ کھانا اور عید الفطر میں کھا کر جانا غسل و مسواک کرنا۔ اچھے کپڑے نئے یا دھلے حسب استطاعت پہننا۔ خوشبو لگانا۔ راہ میں عید الفطر میں آہستہ آہستہ اور عید الاضحیٰ میں با آواز بجیر نہ گور کہتے ہوئے جانا۔ دوسری راہ سے واپس آنا سنون و مستحب ہے نیز عید گاہ کو جانا۔ باعث کثرت ثواب و تکثیر جماعت و اظہار شوکت اسلام و اتحاد و داد بین المسلمین ہے۔ ہاں اگر امام میں کوئی نقص شرعی ہو تو اس کا خیال ابھی ضرور ہے کہ کثرت ثواب کے لیے سرے سے نماز ہی کھو دینا یا اگر ہمت تحریری و اتم پر مشتمل کر لینا عاقل کا کام نہیں۔

ترکیب نماز

”نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ یا عید الفطر مع چھ بکیروں کے واسطے اللہ جل جلالہ کے مونغھ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر“ کہہ کر ہاتھ باندھ لو۔ اور پورا سبحانک اللہم پڑھ کر امام کے ساتھ کان کی ٹونک ہاتھ اٹھاؤ۔ اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دو۔ پھر اسی طرح تین بکیریں کہو۔ ہر دو بکیر میں قدرے سکوت سے فاصلہ ہو۔ اسی طرح تین مرتبہ کہہ لو تو باندھ لو۔ جب امام قراءت شروع کرے مقتدی چپکے سنیں۔ دوسری رکعت میں بعد قراءت ہاتھ اٹھا کر تین بکیریں

امام کے ساتھ کہیں اور مثل سابق ہاتھ چھوڑے رہیں، پھر حقیقی بار تکبیر
 کہہ کر معارکوع میں جائیں، باقی نماز حسب دستور بعد نماز امام خطبہ
 پڑھے لوگ اپنی اپنی جگہ چپکے سنیں بعد خطبہ و دعا اگر حسب معمول مصافحہ
 و معانقہ کریں تو بلا کراہت جائز ہے جبکہ محل فتنہ نہ ہو۔ جیسے امر و
 خوبصورت کہ اُس سے احتراز کرنا چاہیے اور جو مسلمان مصافحہ کے لیے
 ہاتھ بڑھائے یا معانقہ کے لیے ہاتھ پھیلائے اور یہ انکار کرے تو سخت
 معیوب و مذموم و مکروہ و ممنوع ہے کہ مسلمان کی دشمنی دایا ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ذی مسلما فقد اذانی
 جس نے مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی ومن اذانی فقد اذی اللہ
 جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

مسئلہ ایک خاص روز عید الفطر اور چار عید الاضحیٰ یعنی الثانیات
 ۱۳۔ ذوالحجہ میں روزہ رکھنا قطعی ناجائز ہے۔ یہ دن اللہ عزوجل
 کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔

مسئلہ نویں ذی الحجہ یعنی ہر روز عرفہ روزہ رکھنا مستحب ہے۔
 اس روزہ سے ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

احکام قربانی

ہر مسلمان مکلف مرد و خواہ عورت مقیم مالک نصاب پر صرف اپنی

طرف سے قربانی واجب ہے اولاد وغیرہم کی جانب سے واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بخلاف صدقہ قطر کے نصاب چاندی کا ۵۲ ۱/۲ تولہ جس کے ۵۶ روپیہ انگریزی رائج الوقت ہوئے اور سونے کا ۱۲ ۱/۲ تولہ ہے۔ اس نصاب پر سال گزر لینا قربانی کے لیے شرط نہیں قربانی کا وقت شہری کے بعد نماز عید ہے۔ قبل نماز جائز نہیں اور بیرون کی لیے دسویں کی صبح صادق سے ہے۔ اور اس کا اخیر وقت سب کے لیے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ اس کے بعد قربانی قضا ہو جائے گی۔ اور قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگی۔ تین دنوں میں پہلا دن سب سے افضل، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ درمیان کی دو دن بھی جائز ہے مگر گنہگار بہت۔ قربانی کا جانور اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ ہے۔ ان کے سوا کسی دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ نہ مادہ کا ایک حکم ہے اور بھینس کی قربانی افضل ہے۔ قربانی کا جانور تندرست۔ سالم الاعضا ہونا ضروری ہے۔ بیمار یا بہت لاغر جو منہ بچ مک نہ پہنچ سکے۔ یا لنگڑا یا اندھا۔ کانا۔ کان ناک۔ دم۔ بیگ۔ حقن کوئی عضو نہائی سے زیادہ کٹا ہو جس کے کان یا دانت مرے سے پیدا ہی نہ ہوئے ہوں، یا بکری کا ایک۔ گائے بھینس کے دو حقن نہ ہوں یا کسی علاج سے خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے۔ قربانی

کرنا درست نہیں۔ اونٹ، گائے، بھیتس میں سات آدمی تک شریک
 ہو سکتے ہیں۔ شرکت کے جانور میں خریدتے وقت نیت شرکت کرنا چاہیے
 بغیر نیت شرکت خریدنا اور پھر شریک کر لینا مکروہ ہے۔ پانچ برس کامل
 کا اونٹ۔ دو سال کی گائے۔ بھیتس۔ ایک سال کامل کی بکری۔ بھیڑ
 دور سے دیکھنے میں سال بھر والوں میں بلحاظ والا ششماہہ و تہہ قربانی
 کے کام میں آسکتا ہے اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ اپنے ہاتھ
 سے قربانی کرنا افضل ہے۔ خود بخوبی نہ ہو سکے تو دوسرے کو اجازت
 ہونا ضرور ہے اور سنت ہے کہ اپنے سامنے قربانی کرائے۔ جانور بھوکا
 پیاسا ذبح نہ کیا جائے نہ اس کے سامنے چھری نیز کریں، نہ ایک دوسرے
 کے سامنے ذبح کریں جب تک سر نہ ہو جائے کھال نہ اتاریں۔ نہ
 کوئی عضو ٹوٹیں۔ ٹھائیں۔ ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے
 اِنِّیْ وَجِہْتُ وَجْہَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝
 اِنِّیْ صَلَّاتِیْ وَنَسْکِیْ وَحَیْآئِیْ وَمَعَآتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِکَ لَہٗ وَبِذَٰلِکَ
 اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ روٹائیں۔ اور وہنا
 پاؤں اس کے شانہ پر رکھیں۔ اور اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ
 کہہ کر نیز چھری سے جلد ذبح کریں۔ مگر نہ ایسا کہہ کر چھری گردن کے مُرے
 تک پیر جائے۔ جانور پکڑنے والا بھی تکبیر کہتا جائے تو بہتر ہے ذبح
 اگر اپنی طرف سے ہو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْکَ اِبْرٰہِیْمَ وَحَبِیْبِکَ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ اور دوسرے کی جانب سے
 بجائے معنی کے عین کے بعد اُس شخص کا نام لے متجب ہے کہ گوشت
 کے تین حصے برابر کیے جائیں دو حصے اپنے اور اپنے اعزو واجب کے
 لیے اور ایک پورا فقر تقسیم کر دے۔ اور اگر سب کھالے یا بانٹ دے
 یا سب فقراء کو دیدے تو اُس میں حرج نہیں فقیروں کا حصہ اگر تول کر
 پورا تھائی کر لیں تو بہتر۔ ورنہ نچینا اتنا ہو کہ ثلث سے کم نہ رہے فقیر کہ
 صاحب نصاب نہیں اس پر قربانی واجب نہیں۔ مگر قربانی کی
 نیت سے جانور خرید لینا خاص اُس جانور کی قربانی اُس پر واجب کہ
 دینا ہے۔ خلاف مالک نصاب جس پر خود قربانی واجب ہے اُس
 پر خریدنے سے بعینہ وہی جانور قربانی کرنا واجب نہیں ہوتا۔
 اختیار رہتا ہے خواہ اُسے ذبح کرے یا اور کو مگر نہ بدلنا اُسے بھی
 بہتر ہے بدلے تو بہتر ہے بدلے بعینہ کھال اپنے صوف میں لانا یا اُس
 کے بدلے کی کوئی باقی رکھنے کی شے جائے نماز تیرن وغیرہ مولے لینا
 جائز ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ کھال کسی مسجد یا مدرسہ یا کفن موتے
 میں دے دی جائے کہ ان کے متمین اسے بیچ کر ان کاموں میں
 لگائیں مگر کھال اپنے لیے داموں کو فروخت کرنا حرام ہے نہ اب یہ
 دام کفن موتی یا تعمیر مدرسہ و مسجد میں لگائے جاسکیں بلکہ ان کا خالص
 تصدق کرنا اور مسکین کو دینا واجب ہو گا کہ جب اپنے صرف کی

نیت سے بچے تو یہ گناہ ہوا۔ اور یہ دام خبیث ہوئے اور خبیث کی
راہ تصدق ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جس طرح کھال کی قیمت اپنے صرف
میں لانا حرام ہے۔ قیمت قربانی یا اُجرت قصاب میں اُس کوئی حصہ
دینا بھی حرام ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی
کی کھال بیچ کر اپنے صرف میں لائے یا اُجرت قصاب و قیمت قربانی
میں مُجبراً کرے اُس کی قربانی بارگاہ قبول سے محروم ہے۔ عرض ہر
حال میں افضل و اولیٰ جلوداضحیہ کا امور خیر میں لگانا باعث ثواب
جزیل و رضا ہے۔

(۸) عقیقہ و ختنہ و بسم اللہ

بچہ جب پیدا ہوتا اُس کے واسطے کان میں چار بار اذان دی
جائے اور بائیں میں مین باز نکیر کہی جائے۔ ساتویں دن عقیقہ کب
جائے اور یہی مسنون ہے۔ پٹیا ہوتو دو بکرے اور اگر بیٹی ہوتو ایک
بکری ذبح کی جائے۔ بچے کے سر کے بالوں کے برابر وزن کی چاندی
خیرات کی جائے اور بالوں کو زمین میں دفن کر دیا جائے۔ بچے کے

جائز ہے عقیقہ کی ہڈی نہ ٹوڑنا بہتر ہے زمین میں دفن کرنا نصیح مال اور حرام ہے اگر ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں دن یا کسیوں دن اور اس کے بعد بھی ہو سکتا ہے مگر افضل ساتویں دن ہے یہ تو شرعی احکام تھے مگر مسلمانوں نے جن افراط و تفریط کو دخل دیا ہے وہ قابل افسوس ہیں۔ بعض لوگ غیر مسلموں کی طرح جب حی میں آتا ہے بلا قید ساتویں دن سر مُنڈا دیتے ہیں بکرا یا بکری کچھ بھی ذبح نہیں کرتے اس کو وہ ہندوؤں کے اتباع سے مؤذن کہتے ہیں بچوں کے چوٹیاں رکھتے ہیں جو مدار صاحب کی چوٹی کہلاتی ہے اور وہیں جا کر کاٹی جاتی ہے عقیقہ میں رات بھر عورتیں گاتی بجاتی ہیں جس کو زچکا کہتے ہیں دروازہ پر رنڈیوں کے طائفے ناچتے ہوتے ہیں۔ یا جے بجائے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ افعال حرام قطعی ہیں بچوں کے ختنہ اور رسم اللہ کے موقع پر بھی یہی افعال ہوتے ہیں۔ بعض حضرات نام و نمود کی خاطر حد اعتدال سے زیادہ اعزاء و احباب کی دعوت میں صرف کرتے ہیں جائیداد گروی رکھ کر سودی قرضہ لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرض سے اس قدر زیر بار ہو جاتے ہیں کہ جان چھڑانا مشکل پڑتی ہے جائیدادیں سودی قرضے کی نذر ہو کر نان شبینہ کو محتاج پھرتے ہیں۔ فی نفسہ اعزاء و اقرباء کی دعوت کرنا بہتر ہے مگر کفایت شکاری اور اپنی وسعت مد نظر رکھنا چاہیے

جس قدر چادر دیکھے اُسی قدر پیر پھیلائے حیثیت سے زیادہ ضرر
کرنا عقل کا کام نہیں۔

(۹) شادی

جب لڑکا لڑکی قابل شادی ہو جائیں والدین کو چاہیے کہ
اُن کی شادی کی فکر کریں بلا ضرورت تاخیر مناسب نہیں کہ بُرے
نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں کی تقاریب اصراف بے جا
کی کان ہو گئی ہیں تمام محرمات شرعیہ سے مملو نظر آتی ہیں۔ شادی
بیابان میں تو دل کھول کر ارمان نکالے جاتے ہیں رنڈیوں کے طائفے۔
بھانڈوں کی ٹولیاں۔ مختلف اقسام کے باجے۔ آتش بازی۔ گلے
بھٹاڑ بھٹاڑ کر ڈھول بجا کر عورتوں کا گانا جن میں شریف زادیاں بھی
ہوتی ہیں ضروریات شادی سے سمجھایا گیا ہے اور جو شادیاں ان خرافات
سے پاک ہوتی ہیں اُن کو بُری نظر سے دیکھا جاتا ہے میں نے اپنے کانوں
سے یہ کہتے سنا ہے کہ فلاں شخص کی برات کیا تھی تیجے کے چنے پڑھے
جاتے تھے۔ نوشہ کے ہاتھ میں کنگنا باندھا جاتا ہے۔ اُس کو زیور پہنایا
جاتا ہے اُس کے ہاتھ پیروں میں مہندی لگائی جاتی ہے۔ گھر میں
منڈھا گارٹھا جاتا ہے۔ پتی ونگی دار سہرا سر پہ باندھا جاتا ہے۔ ریشمی

کپڑے نوشتہ کو پہناٹے جاتے ہیں غرضیکہ احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال کر تمام محرمات و منہیات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ سہرا صرف پھولوں کا بانڈھنا جائز ہے۔ شادیوں میں بدترین رسم وہ ہے کہ طرفین سے شہرناک مغالطات گالیاں بگی جاتی ہیں اور اس پر ٹھٹھے و قہقہے لگتے ہیں مسلمانوں کو ان تمام بیہودہ اور ناجائز امور کا سد باب ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔ یہ سب رسمیں منکرانہ ہیں۔

بعد رخصت و دلہا کے گھر پر دعوت و لمیمہ کا رواج کہ مسنون ہے مسلمانوں میں باوجود صاحب استطاعت ہونے کے بہت کم ہے بعض حضرات برات لے جانے سے قبل دعوت کر دیتے ہیں اور بعض بالکل نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو اس کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنا چاہیے۔ صاحب استطاعت ہو کر اس مسنون طریقہ کو ترک کرنا بیجا ہے مگر جو کچھ ہو حد اعتدال سے باہر نہ ہو۔ قرض لے کر صرف کرنا پر لے کر کی نادانی ہے۔ سودی قرضہ لے کر صرف کرنا افلاس کا پیش خیمہ اور حرام ہے۔ خیر الامور اوسطا ہر وقت و ہر آن نظر رہے یہ نہ ہو کہ

اگر آپ شادی کے کرنے پر آئیں مہاجن کے گھر تلوار چکر لگائیں
گر دگاؤں رکھ کر جو قرضہ نہ لائیں تو مشہور زندی کہاں سے نکالیں

چلی جائے جانے دوساری کمائی
رہے دوستوں میں مگر نام باقی

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ معمولی معمولی باتوں پر دولہا دلہن کے عزیز و اقارب میں جھگڑے ہو جاتے ہیں جس سے شادیوں میں بے لطفی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔ العجب ثم العجب بجائے وداو و اتفاق بڑھتے کے نا اتفاق پیدا ہو جاتی ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ جب کبھی شادیوں میں ایسا ہو تو سہولت سے کام لیں غصہ کو تھوٹک دیں۔

نکاح

اس زمانہ میں جہاں ہزاروں شرعی احکام سے آنکھیں بند ہیں وہاں شریطان نکاح بھی غیر ضروری سمجھے گئے ہیں بعض کا ایام عدت کے ختم ہونے سے پہلے ہی نکاح نامی ہو جاتا ہے بعض کا خاوند موجود ہے اور دوسرے سے نکاح کر دیا جاتا ہے۔ کچھ یوں میں آٹے دن اس قسم کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ قاضی صاحبان اگر اس قسم کے نکاح پڑھانے سے قبل کامل تحقیقات کر لیں تو مسلمان گناہ کبیرہ سے بچیں اور وہ اجر پائیں کیونکہ اس قسم کا نکاح نکاح نہیں بلکہ معاذ اللہ خالص زنا ہوتا ہے اور مرد و عورت دونوں مورد لعنت الہی ہوتے ہیں وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی نکاح پڑھانے والے کو چاہیے

کہ عورت سے خود اذن لے یا اُس کے نام سے اُس کی ولایت اور اگر
 مشہور نہ ہو تو اُس کے دادا کا نام بھی بتا کر عورت سے اذن لیا
 جائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تو نے فلاں بن فلاں بن فلاں
 کے ساتھ اتنے مہر سپر اپنا نکاح کر دینے کی اجازت دی وہ اتنی زور
 سے اجازت دے کہ سُنی جائے یہ جو عوام میں آج کل رائج ہے کہ
 وکیل کوئی ہوتا ہے اور نکاح خواں کوئی ایسا نکاح معلق رہتا ہے
 وکیل وہی ہوگا جو نکاح خواں ہو۔ عوام میں یہ بھی رائج ہے کہ لڑکی
 کا نام دولہا کے کان میں چپکے سے کہہ کر کہتے ہیں کہ اُس سے جس کا
 نام تمہیں بتایا تھا رانکاح کیا یہ نکاح نہ ہوگا کہ گواہوں کو علم نہ ہو اور
 تعینین نہ ہوئی تعینین ضروری شے ہے۔ اگر کسی کے چند لڑکیاں
 ہوں اور نام نہ لینا چاہے تو یوں کہے کہ فلاں بن فلاں جیکہ سامنے
 موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے در نہ سب میں بڑی یا سب
 میں چھوٹی یا بھلی وغیرہ سے تیرا نکاح کیا۔ نکاح میں خطبہ کا پڑھنا
 اور بعد نکاح چھوڑوں کا لٹانا مسنون ہے۔

خطبہ نکاح یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَنَسْتَغِیْثُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَیَا اللّٰہُ مِنْ شَرِّ رَافِعِیْہَا

وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعَصِ لَهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ إِلَّا نَفْسُهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا ط يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ط يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ط وَاسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا مَنْ يُطِيعُهُ وَ يُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعَ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبِ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ اللَّهُ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِلَهِ وَالصَّحَابَةِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط

بعد ایجاب و قبول دعا واسطے برکت کے یوں پڑھی جاتے۔

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ شَمْلَكُمْ فِي الْخَيْرِ بِسْمِجَانِ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ط وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ط وَالْجَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

موت

جب موت کا وقت قریب آئے تو دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف موٹھ کرنا دشوار ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں کلمہ شریف سینہ پر دم آنے تک متواتر با آواز پڑھیں مگر اسے حکم نہ کریں سورۃ رعد و سورۃ یسین کی تلاوت کی جائے لو بان یا اگر کی بتیاں ملگا دی جائیں۔ اس کے پاس نیک و پرہیزگار آدمی ہوں اور وہ دعا ئے خیر کرتے رہیں کوئی بُرا کلمہ نہ کہیں جنب۔ حائض۔ رونے والے بچے کو مرنے والے کے کمرے میں نہ آنا چاہیے نہ کوئی وہاں چلا کر بات کرے نہ کتے کو اُس مکان میں آنے دینا چاہیے تصویریں ہوں تو ہٹا دینا چاہئیں نذر ع کے وقت سر دپائی ممکن ہو تو برف پلایا جائے بعد قبض روح ایک چوڑی پٹی لے کر جڑے کے نیچے سے لے جا کر سر پر گرہ باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے گھروالوں میں سے باپ یا بیٹا فوراً نرم ہاتھوں سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ سَمِعَ اللّٰہُ کہہ کر آنکھیں بند کر دے اور یہی کہہ کر انگلیاں ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے جائیں۔ میت کے جسم کو کپڑے سے چھپا دیا جائے۔ اور جبکہ کل جسم چھپا ہو میت کے قریب تلاوت کی جائے اصلاً کوئی نہ روئے مگر افسوس کہ بجائے قرآن خوانی چنچیں مارنا۔ بیٹھنا۔

گرمیوں کا بھڑانا عام طور سے دیکھنے میں آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو منہ پر طمانچے مارے گرمیوں کا بھڑا دے میت پر جاہلیت کا سا چلانا چلائے وہ ہم سے نہیں نیز فرماتے ہیں کہ جو سر منڈائے کپڑے بھڑائے نوحوہ کرے میں اُس سے بری ہوں کیا یہ جائے تعجب نہیں کہ جب اسلام میں نوحوہ کرتے منہ پر پانچے مارنے وغیرہ وغیرہ پر ایسی وعیدیں شریعت میں ہیں پھر بھی مسلمان ان امور کے مرتکب ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ اس سے کیا فائدہ کیا بے صبری سے گئی ہوئی چیز واپس آئے گی یہ گز نہیں مگر مولے تبارک و تعالیٰ کا ثواب ملے جائے گا وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے تو کیا نقصان عقل ہے کہ کوئی ہوئی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت ہاتھ سے کھوئی جائے صابروں کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب یہاں تک کہ جہنم میں نہ صبر نہیں کیا تھا وہ روز قیامت تمنا کریں گے کہ کاش اُن کے گوشت فلیچھوں سے کترے جاتے اور یہ ثواب پاتے۔

غسل میت و تجہیز و تکفین حسب مطالب سنت ہونا چاہیے جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے۔ پڑوسیوں، دوست و احباب کو اطلاع کر دی جائے کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی۔

غسل میت کا طریقہ

جس تختہ پر نہلانا منظور ہو اُس کے گرد کسی چیز میں خوشبو لگا کر سات بار پھرائیں پھر میت کو اس پر اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جس طرح آسان ہو پھر نہلانے والا جو قریبی رشتہ دار ہو یا اور کو لٹے پر سبز کار شخص جو نہلانا جانتا ہو باطہارت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کو پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سادھنہ کرائے مگر میت کے دونوں گتوں تک پہلے ہاتھ دھونا کُلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے کسی کپڑے یا روٹی کی پھر سری بھگو کر دانتوں مسوڑھوں ہونٹوں اور تھنوں پر پھیر دیں سر اور داڑھی کے بال گل خیر سے دھوئیں پھر بائیں کر دٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک سری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دہنی کر دٹ پر لٹا کر بویں کریں اور سری کے پتے نہ ہوں تو خالص نیم گرم پانی بہائیں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی کپڑے سے پونچھ دیں ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض اور مین مرتبہ ہنت ہے جہاں غسل دیں مستحب ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ

گریبان پھاڑنا عام طور سے دیکھنے میں آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو منہ پر طمانچے مارے گریبان پھاڑے میت پر جاہلیت کا سا چلانا چلائے وہ ہم سے نہیں نیز فرماتے ہیں کہ جو سر منڈائے کپڑے پھاڑے نوحہ کرے میں اُس سے بری ہوں کیا یہ جائے تعجب نہیں کہ جب اسلام میں نوحہ کرتے منہ پر پانچے مارنے وغیرہ وغیرہ پر ایسی وعیدات شدیدہ آئی ہیں پھر بھی مسلمان ان امور کے مرتکب ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ اس سے کیا فائدہ کیا بے صبری سے لگتی ہوئی چیز واپس آئے گی۔ ہرگز نہیں مگر مولے تبارک و تعالیٰ کا ثواب جائے گا وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے تو کیا نقص عقل ہے کہ کوئی ہوئی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت ماتحت سے کھوٹی جائے۔ صابروں کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب یہاں تک کہ جنہوں نے صبر نہیں کیا تھا وہ روز قیامت تمنا کریں گے کہ کاش اُن کے گوشت قینچیوں سے کترے جاتے اور یہ ثواب پاتے۔

غسل میت و تجہیز و تکفین حسب مطابق سنت ہونا چاہیے جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے۔ پڑوسیوں۔ دوست احباب کو اطلاع کر دی جائے کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی۔

غسل میت کا طریقہ

جس تختہ پر نہلانا منظور ہو اُس کے گرد کسی چیز میں خوشبو لگا کر سات بار پھرائیں پھر میت کو اس پر اس طرح ٹٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جس طرح آسان ہو پھر نہلانے والا جو قریبی رشتہ دار ہو یا اور کو لے کر پرہیزگار شخص جو نہلانا جانتا ہو باطہارت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کو پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سادھنہ کرائے مگر میت کے دھو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے کسی کپڑے یا روٹی کی پھیر سیری بھگو کر دانٹوں مسوڑھوں ہونٹوں اور تھنوں پر پھیر دیں سر اور واڑھی کے بال گل خیر سے دھوئیں پھر بائیں کر وٹ پر ٹٹا کر سر سے پاؤں تک سیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر دہنی کر وٹ پر ٹٹا کر یوہیں کریں اور سیری کے پتے نہ ہوں تو خالص نیم گرم پانی بہائیں پھر ٹٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی کپڑے سے پونچھ دیں ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض اور میں مرتبہ ہفت ہے جہاں غسل دیں متحب ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ

نہ دیکھیہ میرت کے نہلانے کے وقت نہلانے والا اگر کوئی خولی میت کی دیکھیا سے ظاہر کرے اور اگر کوئی برائی دیکھے اُسے ظاہر کرنے سے باز رہے نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا سنت ہے مرد کو مرد اور عورت کو عورت نہلائے ہاں چھوٹے بچے کو مرد و عورت دونوں میں سے ہر ایک نہلا سکتا ہے غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ میت کی ڈاڑھی یا سر کے بالوں میں لٹکھا کر نایا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال موٹا نایا کرتا یا اکھاڑنا ناجائز ہے۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھنا چاہیئے سینہ پر نہ رکھیں۔ گھڑے اور بدھنے جیسا کہ عوام میں رواج ہے کورے ہونا لازمی نہیں گھر کے استعمالی گھڑے اور لوٹے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ گھڑے اور لوٹوں کو بعد غسل توڑنا حرام ہے کہ انصاعت مال ہے اول تو وہ ناپاک نہیں ہوتے اور ہو بھی جائیں تو ان کو پاک کر لینا چاہیئے۔ گھڑے اور بدھنے مسجد میں اس نیت سے رکھنا کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا ثواب مردے کو تو یہ بہتر ہے۔

تشریح کفن

مرد کے لیے سنت یہ ہے کہ لفافہ ازار قمیص اور عورت کے لیے تنوں یہ اور دواہر یعنی اوڑھتی سینہ بند دیشے جائیں۔ لفافہ یعنی

چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ ازار یعنی تہبند سر سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا۔ قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے اور یہ آگے پچھے دونوں طرف برابر ہو چاک اور آستین اس میں نہ ہوں مرد و عورت کی کفنی میں فرق ہے مرد کی کفنی موٹے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف اور ہتھ تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز۔ سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو کفن اچھا دینا چاہیے۔ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے۔

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور دائرہ میں خوشبو اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند۔ پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں جانب سے لپیٹیں پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ کر سر اور پاؤں باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے سر کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر سپر لاکر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہے زندگی کی طرح اڑھانا بجا ہے پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند لائے پستان سے ران تک لاکر باندھ دیں مرد کے جسم پر ایسی خوشبو لگانا جس میں زعفران شامل ہونا جائز ہے۔

جنازہ لے چلنے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے دہنے سر ہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتیس پھر بائیں سر ہانے پھر بائیں پائنتیس۔ جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے چھوٹے بچے کو ہاتھ پر اٹھا کر لے چلنے میں حرج نہیں یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں پر لیتے رہیں جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت

جھٹکا لگے۔ ساتھ جاتے والوں کو افضل ہے کہ جنازے کے پیچھے پیدل چلیں۔ جنازہ جیت تک رکھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بلا ضرورت کھڑا نہ رہے۔ جنازہ ایسا رکھیں کہ وہ منی کروٹ قبلہ کو ہو۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نیت نماز کر کے یعنی یوں کہہ کر نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی نماز واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے میت کے پیچھے امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ناف کے نیچے جب دستور باندھ لے اور اتنا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِحَدِّكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دعا کرے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَانْتَنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَالْحَيِّهِ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ فَتَوَقَّهِ عَلٰی الْاِيْمَانِ اور اگر میت نابالغ ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِيبًا وَاجْعَلْهُ لَنَا ذَخْرًا وَاجْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اگر لڑکی ہو تو بچائے اَجْعَلْهُ اَجْعَلْهَا کہے اور شَافِعًا وَمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَةٌ وَمُشَفَّعَةٌ اور بہتر ہے

کہ وہ سب دعائیں پڑھے جو رسالہ وصایہ شریف میں درج ہیں پھر
 بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دے۔ سلام میں میت اور
 فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے۔ نماز جنازہ میں تین صفیں
 ہونا بہتر ہے ولی اگر نماز خود نہ پڑھائے تو دوسرے کو اجازت دے۔

قبر و دفن کا بیان

قبر کی لمبائی میت کے قد کی برابر اور چوڑائی آدھے قد کی اور
 گہرائی کم سے کم نصف قد کی ہو اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی بھی قدر برابر
 ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ قبر کے اُس حصہ میں کہ میت کے
 جسم سے قریب ہے پکی اینٹ نہ لگانا چاہیئے۔ جنازہ قبر سے قبلہ کی طرف
 رکھا جائے۔ عورت کا جنازہ محارم اُتاریں قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں
 بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ حِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قبر میں آہستگی سے اُتاریں۔ قبر میں
 وہی دعا پڑھ کر دہنی کروٹ پر ٹائیں اور پیچھے نرم مٹی کا پستارہ
 لگا دیں اور منہ قبلہ کو کریں قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول
 دیں اور اب تختے سر کی طرف سے دے کر قبر کو بند کر دیں تختوں
 میں بھری وغیرہ ہو تو ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں۔ عورت کا جنازہ
 ہو تو قبر میں اُتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے
 چھپائے رکھیں اور عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔ جب تک قبر

تیار ہو۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ تَبَّتْ عُيُودُكَ هَذَا
 بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتے رہیں
 تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب ہے کہ سرمانے کی طرف دونوں
 ہاتھوں سے مٹی ڈالیں پہلی بار مِنْهَا خَلَقْتُمْکُمْ دوسری بار وَفِيهَا نَعُدُّكُمْ
 تیسری بار وَمِنْهَا نُجْزِيكُمْ تَارَةً أُخْرَى کہیں پھر قبر میں تختوں پر مٹی پھاڑو
 وغیرہ سے ڈالیں ہاتھ سے جو مٹی لگی ہو اسے جھاڑ دیں۔ قبر ایک باشت
 اوچی ڈھالو اونٹ کے کوبان کی طرح نعل ہوئی مٹی سے بنائیں۔ قبر
 پر پانی چھڑکنا بہتر ہے بعد تیاری قبر پر سرمانے کے بعد تاملوں پائنتی
 اَمِنْ الرَّسُولِ تَاْخِرُ سُوْرَه پڑھی جائے قبر پر اذان کہی جائے پھر سب
 واپس آئیں اور ملحق مواجہ میں کھڑے ہو کر تین بار پیچھے ہٹ ہٹ
 کر یوں تلقین کرے یا فلاں بن فلاں پھر کہے اَذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنْ
 الدُّنْيَا شَهَادَةً لِّدَالِ الْاِلَهِ الْاَلَا اَللّٰهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا۔
 قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے۔

ایصالِ ثواب

حدیثوں سے ثابت ہے کہ نیک اعمال کا ثواب مردوں کو پہنچتا

ہے اور حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ ثواب پا کر خوش ہوتا ہے
 اور ثواب پانے کا منتظر رہتا ہے قرآن شریف کلمہ شریف پڑھنا
 ثواب پہنچانا اچھی بات ہے۔ فاتحہ بیہیت مروجہ کہ کھانا سامنے
 رکھ کر درود و قرآن شریف پڑھ کر ثواب اس کا میت کو پہنچانا اور
 کھانا محتاجوں کو تقسیم کرنا جائز و مستحسن ہے۔ سوئم۔ دہم۔ چہلم۔ ہر ماہی
 و ششماہی و سالیانہ یعنی برسی کی فاتحہ مروجہ ایصال ثواب ہے
 اور یہ کافی السنہ و جماعت کے نزدیک مروجہ ہے تعین وقت
 میں بھی حرج نہیں کہ دن کی خصوصیت بھی مصالح عریضہ و شریعیہ کی بناء
 پر ہے ہاں یہ سمجھنا کہ ثواب تیسرے یا دسویں یا چالیسویں دن ہی
 پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ غلط ہے نیز
 شادی کیسے تکلفات عمدہ عمدہ فرشی بچھانا بھی بیجا ہے سوئم میں
 چیخوں کا وزن شرعاً کچھ مقرر نہیں نہ چیخوں کا ہونا لازمی۔ سوا لاکھ
 کلمہ شریف کے شمار کے واسطے کوئی چیز ہو یاں چیخوں کے ہونے اور
 بانٹنے میں بھی بُرائی نہیں چیخوں کا مروجہ وزن اسی تعداد کے پورا
 کرنے کے واسطے مقرر کر لیا گیا ہے۔ سوئم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ کو منع کرنا
 اپنی طرف سے ناروا کہنا ہے اور خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم پر افترا ہے۔ ایصال ثواب سے انکار نہ کرے گا۔ مگر
 بے عقل اور علم حدیث سے ناواقف فی زمانہ سوئم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ

میں عوام الناس مثل شادی بیاہ کے اعزاء اقرباء واجبا کی بلحاظ اس کے
 کہ وہ غنی نہ ہوں دعوتیں کرتے ہیں اور یہ فعل مذموم و ناجحود ہے
 جو کچھ بھی تقسیم ہو غریب و مساکین کو دیا جائے کہ وہی اس کے مستحق ہیں
 غریب و مساکین کو جھڑک کر دینا نہایت بُرا ہے۔ بزرگانِ دین
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی فاتحہ کی شیرینی وغیرہ کا لینا غنی
 و فقیر سب کو درست ہے۔ سوئم میں اعزاء اقرباء واجبا کی شرکت
 میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ہونا چاہیے نہ کسی دنیاوی
 مصلحت کی بناء پر کلمہ شریف جنوں یا کسی اور شے پر اس طرح
 پڑھا جائے کہ سوالا کھ کی تعداد پوری ہو جائے محض رسمی طور پر نہ ہو
 جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ مٹھی مٹھی بھر چنے ایک ہی مرتبہ میں ڈھیر یوں
 میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور یوں تعداد معین پوری نہیں ہوتی
 اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

فاتحہ

فاتحہ دینا امر مستحب و مستحسن ہے جس کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ
 سات بار درود شریف ایک بار الحمد شریف ایک بار آیت الکرسی سات
 بار قل ہو اللہ شریف پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پڑھنے اور
 کھانے وغیرہ کا ثواب میت کو اس طرح پہنچانا چاہیے کہ اے مولیٰ

تبارک و تعالیٰ جو کچھ میں نے صحیح پڑھا ہے اُس کا ثواب اور کھانے
 وغیرہ کا ثواب اپنے کرم کے موافق نہ میرے عمل کے لائق حضور
 پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ نیکیں پناہ میں پہنچ کر سیدنا
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے آبا و اجداد و احباب
 و مریدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت آدم علیہ السلام
 سے لے کر اس وقت تک کے تمام مومنین اور فلاں میت کو پہنچے۔
 میت کو جو اشدِ نیاز زمانہ حیات میں مرغوب تھیں اُن پر فاتحہ دے
 کر مساکین کو تقسیم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ مسلمانوں میں یہ عام رواج
 ہو گیا ہے کہ میت کے عزیز و اقارب اُس کے گھر جا کر اُس کے در ثا
 کو اپنے کھانے پینے کے اخراجات سے زیر بار کرتے ہیں یہ نہایت
 مذموم ہے وہ تو خود اپنے عزیز کی جدائی کے غم سے پریشان ہوتا ہے
 اور اخراجات کا بار پڑتا ہے اکثر اوقات قرض لینے کی نوبت ہوتی
 ہے۔ شادی وغنی کے اخراجات مشہور ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ میت
 کے گھر جا کر اُس کے در ثا کا ہرگز ہرگز نہ کھائیں بلکہ اپنا صرف کر کے
 کھائیں پیئیں۔

(۱۱) عرس شریف

عرس کے معنی شادی ہیں چونکہ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موت نہیں بلکہ حیات ابدی ہے اور وہ اپنے مقصود حقیقی کو پاتے ہیں لہذا جو خوشی اُن کو دقت مرگ ہوتی ہے اُس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جو ان درجات عالیہ تک پہنچتے ہیں اسی لیے اُن کے یوم وفات کو عرس سے موسوم کیا گیا عرس کا کرنا بلاشبہ شمرعاً جائز ہے خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے محبوبوں کے ذکر شریف۔ درود خوانی۔ قرآن خوانی باعث برکت ہیں اور اس ذکر شریف کے واسطے آرائش و زیبائش کرنا۔ مسلمانوں کو بلانا وغیرہ امور مستحسن ہیں جس کا ذکر میلاد شریف میں ہو چکا ہے مزارات پر چادر چڑھانا۔ نعت اقدس منقبت پڑھتے ہوئے لانا۔ گاکر لانا۔ صندل شریف کا اٹھانا۔ خرقہ پوشی کی رسم ادا کرنا اور انفرادی پر قل شریف کا ہونا یہ سب امور بھی بلاشبہ جائز اور بعض تو مستحسن ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہونا ہر مسلمان کے واسطے فلاح دارین ہے مختلف بلاد کے مشائخ کرام و علماء عظام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا ہے پیر و مرشد

تبارک و تعالیٰ جو کچھ میں نے صحیح پڑھا ہے اُس کا ثواب اور کھانے وغیرہ کا ثواب اپنے کرم کے موافق نہ میرے عمل کے لائق حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں پہنچ کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے آبا و اجداد و اجباب و مریدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کے تمام مومنین اور فلاں میت کو پہنچے۔ میت کو جو اشد زمانہ حیات میں مر غوب تھیں اُن پر فاتحہ دے کر مساکین کو تقسیم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ مسلمانوں میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ میت کے عزیز و اقارب اُس کے گھر جا کر اُس کے درنا کو اپنے کھانے پینے کے اخراجات سے زیر بار کرتے ہیں یہ نہایت مذموم ہے وہ تو خود اپنے عزیز کی جدائی کے غم سے پریشان ہوتا ہے اور اخراجات کا بار بڑھتا ہے اکثر اوقات قرض لینے کی نوبت ہوتی ہے۔ شادی و غمی کے اخراجات مشہور ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ میت کے گھر جا کر اُس کے ورثہ کا ہرگز ہرگز نہ کھائیں بلکہ اپنا صرف کر کے کھائیں بیٹیں۔

(۱۱) عرس شریف

عرس کے معنی شادی ہیں چونکہ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موت نہیں بلکہ حیات ابدی ہے اور وہ اپنے مقصود حقیقی کو پاتے ہیں لہذا جو خوشی اُن کو وقت مرگ ہوتی ہے اُس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جو ان درجات عالیہ تک پہنچتے ہیں اسی لیے اُن کے یوم وفات کو عرس سے موسوم کیا گیا عرس کا کرنا بلاشبہ شرعاً جائز ہے خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے محبوبوں کے ذکر شریف۔ درود خوانی۔ قرآن خوانی باعث برکت ہیں اور اس ذکر شریف کے واسطے آرائش و زیبائش کرنا۔ مسلمانوں کو بلانا وغیرہ امور مستحسن ہیں جس کا ذکر میلاد شریف میں ہو چکا ہے مزارات پر چادر چڑھانا۔ نعت اقدس بوقت پڑھتے ہوئے لانا۔ گا کر لانا۔ صندل شریف کا اٹھانا۔ خرقد پوشی کی رسم ادا کرنا اور آغردن پر قل شریف کا ہونا بہ سب امور بھی بلاشبہ جائز اور بعض تو مستحسن ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہونا ہر مسلمان کے واسطے فلاح دارین ہے مختلف بلاد کے مشائخ کرام و علماء عظام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا ہے پیر و مرشد

کی تلاش کرنے والوں کی بآسانی آرزو پوری ہوتی ہے جیٹھ صد جیٹھ
 کہ اس زمانہ میں اعراس کو میلہ بنالیا گیا ہے۔ زنگیوں کا ناچ ہوتا ہے
 ڈھولکی طبلہ کھڑکنا ہے۔ ہارمونیم بجاتا ہے۔ اور طرہ یہ کہ ان افعال کا جائزہ
 بلکہ قرب الی اللہ کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے منع کرنے والوں پر عین طعن
 کی جاتی ہے عوام تو عوام اچھے خاصے پڑھے لکھے بلکہ سجادگان درگاہ ان
 بلاؤں میں مبتلا نظر آتے ہیں سماع مع مزامیر کے سننے سے انہیں پرہیز
 نہیں ہوتا بلکہ شوق ہوتا ہے حالانکہ مزامیر حرام قطعی ہیں تہہ صادق عالم
 ماکان وما یكون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو برس
 پیشتر فرمادیا تھا لیکون فی امتی اقوام یحلون الخوالج والحریر والمعارف یعنی ایک
 زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ عورتوں کی شہرگاہ (زنا) ریشم اور باجوں
 کو حلال سمجھیں گے۔ لہذا انصاف کیا عرس کا نام ہے۔ حاشا وکلاء عرس
 کی خلاف شرع رسمیں ضرور قابل تنکرک ہیں۔ کاش سجادہ صاحبان اپنی
 توجہ اس طرف مبذول کریں اور درگاہ رب العزت سے اجر عظیم پائیں
 حضور پرنور مرشد برحق امام اہل سنت مجددین وملت علیہ حضرت
 عظیم البرکت جناب حاجی قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب
 بریلوی قدس سرہ شریف سے جو بریلی شریف میں حدود شریفیہ کے اندر
 رہ کر سالانہ ۲۳-۲۴-۲۵ صفر کو ہوتا ہے مسلمان سبق حاصل کریں
 وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰی الْهَدٰی وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

فقیر غفران علی قادری رضوی غفرلہ ۲۶ ربیع الاول شریف ۱۳۴۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ محمد الحامدین والشکر للہ شکر الشاکرین فی کل آن وحین والصلوة
 والسلام علی رسولہ سید الاولین والآخرین محمد افضل الامم والحمد للہ رب
 العالمین۔ وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین وازواجه الطہرات
 اعمات المؤمنین وابنتہ الامین المکین الغوث الاعظم وسائر اولیاء امنہ
 وعلیہم السلام جمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقیر قادری مصطفیٰ رضا
 نوری بریلوی غفرلہ المولیٰ العلی القوی نے یہ مبارک رسالہ عرفان ہدایت
 مطالعہ کیا بفضلہ تعالیٰ ضروری مسائل صحیحہ پر آپ شے مثل پایا اس وقت
 ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی۔ مولیٰ عزوجل اس کے مصنف برادر
 عزیز مولوی شیخ عرفان علی صاحب قادری رضوی بمیلپوری سلمہ اللہ
 تعالیٰ ونورہ بالنور المعنوی والصور کی کوجہزائے خیر عطا فرمائے۔ اور
 انہیں اجر عظیم عنایت کرے اور ان کی یہ اور ساری تصنیفیں قبول
 فرمائے۔ انہوں نے ادھر توجہ فرمائی اور یہ ضروری کتاب تالیف
 فرمائی والحمد للہ رب العالمین

فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری عفی عنہ ۳ اجہاد کی الاول

۱۳۴۳ھ

حضرت علامہ حافظ قاضی عبدالرزاق بھٹنوی حجازی

کی تصانیف

تسکین الجبان

ایک اہدایت صحیحہ اور مصدقہ آیات پر مشتمل

محاسن فخر الایمان

تذکرۃ الانبیاء

عقائد صحیحہ کا قابلِ تہذیب

علم میراث کا مستند و متداول مجموعہ

شمع ہدایت

البراجی (اگر حاشیہ)

نور الایضاح

انگوٹھے چومنا مستحب ہے

عربی حاشیہ

برقی زندگی کے احوال

تلخیص المفتاح

موت کا منظر

عربی حاشیہ

رحمت و رحمت خداوندی کا سینہ

اقامت بخیر کسٹن مستحب ہے

میزان الصرف

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار، راولپنڈی

بوہڑ بازار

فون: 536117

ارشد برادرز سٹیشنرز

عمران پلازہ

فون: 541225

گارڈن کالج روڈ

ارشد کاپی ہاؤس

راولپنڈی